ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-12

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

محمد احمد

لیکچرار، شعبہ اردو، گورنمنٹ ڈگری بوائز کالج، کیماڑی کراچی

ڈاکٹر شذرہ حسین

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، سندھ یونیورسٹی جام شورو

سہ ماہی ”الزبیر“ کا ایک اداریہ......ہزار سالہ سیاحتی تاریخ کا عکاس

Muhammad Ahmad*
Lecturer, Department of Urdu, Government Degree Boys College, Keamari Karachi.
Dr. ShazraHussain
Associate Professor, Department of Urdu, University of Sindh Jamshoro.

***Corresponding Authors:** muhammadahmadstbb@gmail.com
shazra.shar@usindh.edu.pk

The One Editorial of "SehMahi Al-Zubair"....... Represents Thousand Years History of "Travelogue"

Urdu Academy Bahawalpur established in 1959, started its research journal named "SehMahi Al-Zubair" in 1961. The first editor was Allama Syed GhulmShabbirBukhari who worked for very shot time (1959 to April 1961). After him Syed Masood Hassan ShahabDehelvi joined the Academy as it's second editor. Urdu Academy pubished first special number i-e "GhairMulkiAfsana Number" in 1961 and published second one in 1962 i-e "Safarnama Number". From the first day, Editor wrote the Editorials in each and every Magzine of "Al-Zubair". He wrote the historical editorials for special Magzines like in "Safarnama Number" in 1962. Editorial of "Safarnama Number" has an astonishing history of almost 1000 years of "Travelogue" as well as more than 100 years history of "Urdu

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-12
ماخذ تحقیقی مجلہ

Travelogue". The editor wrote that the actual starting of travelling is the Hijrat of Hazrat Muhammad P.B.U.H from Makkah to Madinah. He proved it by Muhaddiseen's opinion. The editor also told that writing of "Travelogue" was started by the Muslims in 4th century of Hijri calendar. Therefore this Editorial is very important for the students of Urdu Language & Literature and as well as History. This article is based upon said editorial which is not only the editorial but also the document comprising the history of 1000 years of Travelogue Writing.

Key Words: *Travelogue, Al-Zubair, Editorials, Urdu Academy, Historical, Safarnama, Language & Literature.*

سرزمینِ بہاول پور ہمیشہ سے علوم و فنون کی شاندار روایات کی امین رہی ہے۔ سابق ریاست بہاول پور کے فرماں رواؤں نے ہمیشہ علمی و ادبی روایات کے فروغ میں قابلِ قدر کردار ادا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ بہاول پور میں ادب و صحافت کی تاریخ بھی بڑی تابندہ روایات کی حامل ہے۔ اردو زبان و ادب کی ترقی و ترویج بہاول پور کی صحافت کی پہلی ترجیح رہی ہے۔ اسی سلسلے میں ۱۹۵۹ء میں اردو اکادمی کا قیام عمل میں آیا۔ اردو اکادمی کے مقاصد میں اردو زبان و ادب اور علاقائی تہذیب و ثقافت کا فروغ شامل ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے اردو اکادمی تحقیقی کتب کے ساتھ ساتھ ”الزبیر“ کے نام سے ایک سہ ماہی مجلّہ بھی شائع کرتی ہے جو علمی و ادبی مضامین اور تحقیقی مقالات پر مشتمل ہوتا ہے۔

”الزبیر“ کا پہلا شمارہ جنوری ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا اور اس کے اعزازی مدیر سیّد غلام شبیر بخاری تھے۔ ان کے بعد نامور شاعر اور صحافی سیّد مسعود حسن شہاب دہلوی نے (۱۹۶۲ء تا ۱۹۹۰ء) اس کی ادارت سنبھالی اور اپنی وفات تک یہ فریضہ انجام دیتے رہے۔ ان کے بعد ان کے صاحب زادے ڈاکٹر شاہد حسن رضوی نے یہ اہم کام سنبھالا اور اب تک ”الزبیر“ تواتر سے شائع کر رہے ہیں جسے نہ صرف علمی و ادبی حلقوں میں پذیرائی حاصل ہے بلکہ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ یہ مجلہ ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کی تحقیقی رسائل و جرائد کی فہرست میں کئی سال شامل رہا۔

جملہ اصنافِ ادب کی اشاعت کے ساتھ ساتھ ہر مدیر نے مجلے کے لیے اداریے لکھے۔ جس سے ادارے کا مؤقف لوگوں کے سامنے پیش ہوتا رہا نیز حالاتِ حاضرہ پر بھی گہری نظر رہی۔ تمام مدیران نے کوشش کی کہ ایسے اداریے لکھے جائیں جو قارئین کے لیے مفید اور علم و ادب سے متعلق ہوں۔ ”اداریہ“ ایک ایسی تحریر کا نام ہے جس

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-12

ماخذ تحقیقی مجلہ

میں کوئی ادارہ کسی خاص معاملے یا پالیسی پر مبنی تحریری بیان شائع کرتا ہے۔ اداریہ اور اداریہ نویسی کی تفہیم کی آسانی کے لیے کچھ تعریفات درج ذیل ہیں:

"اداریے کے لغوی معنی "مدیر کی تحریر" یا "مدیر کے انداز میں اظہارِ خیال" کے ہیں لیکن عرفِ عام میں اس سے وہ مضمون مراد ہوتا ہے جو اخبار یا رسالے کے ادارتی صفحے پر اس اخبار یا رسالے کے نام کی تختی کے نیچے چھپتا ہے، خواہ اسے مدیر نے لکھا ہو، یا ادارے کے کسی دوسرے رکن نے یا کسی اور شخص نے۔" [۱]

جناب زاہد علی خان "اداریہ" کی تعریف اس طرح کرتے ہیں:

"اداریہ ایک مشکل صنف ہے۔ کسی بھی اخبار یا مجلے کی روح اُس کا اداریہ ہوتا ہے۔" [۲]

محترمہ سیمیں کرن "اداریہ" سے متعلق اپنی رائے کا اظہار اس طرح کرتی ہیں:

"اداریہ ہی کسی مدیر کے رجحانات کا غماز ہوا کرتا ہے۔" [۳]

عام طور پر لکھنے والا اس اخبار یا مجلے کا "مدیر" ہی ہوتا ہے۔ اداریہ اخبارات یا رسائل کے رجحانات کو شعوری اور مربوط شکل میں پیش کرنے کا نام ہے۔ بعض مدیر اسے حالاتِ حاضرہ پر اخبار یا مجلے کی رائے قرار دیتے ہیں اور کچھ اسے حالاتِ حاضرہ پر مدیر کی رائے تصور کرتے ہیں۔ ماضی میں اداریہ واقعی مدیر کی رائے یا فیصلے پر مشتمل ہوتا تھا مگر آج کل کا اداریہ صرف مدیر کے نقطہ نظر، رائے یا اخبار و رسائل کے رجحانات سے عبارت نہیں ہوتا۔ جدید اداریے میں کسی رائے کا اظہار لازمی نہیں ہوتا بلکہ مسئلے کی تشریح اور اس کے دونوں رخ پیش کرنے کے بعد فیصلہ قارئین پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

اداریہ نویسی صرف اردو اخبارات اور رسائل و جرائد تک محدود نہیں بلکہ یہ ہماری ادبی اور صحافتی تہذیب کا حصہ ہے۔ اداریہ بالواسطہ مدیر کے ذوقِ تحریر سے وابستہ ہوتا ہے نیز مدیر کی ذہنی، فکری اور ادبی صلاحیتوں کا عکاس ہوتا ہے۔ تسنیم کوثر قریشی ایک تحقیقی مقالے کے ذریعے اداریہ، اداریہ نویسی اور مدیر کی تکون کو کچھ اس انداز میں سمجھانے کی کوشش کرتی ہیں:

"اداریہ نویسی صحافتی تہذیب کا حصہ ہے۔ اردو میں ادبی اداریہ نویسی کی ابتداء اخبارات سے ہوئی۔ اداریہ عام طور پر اخبار یا رسالے کا مدیر لکھتا ہے۔ اداریہ صرف مدیر کے مزاج اور مذاق کا ہی عکاس نہیں ہوتا بلکہ ان پالیسیوں کی بھی نمائندگی کرتا ہے جو

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-12
ماخذ تحقیقی مجلہ

> تسلسل کے ساتھ اس مخصوص جریدے کا لازمہ تصور کیے جاتے ہیں۔ تاریخی اعتبار سے اردو میں ادبی اداریہ نویسی کے ابتدائی نقوش سرسید احمد خان کی ادارت میں شائع ہونے والے رسالے "تہذیب الاخلاق" (۱۸۷۰ء) میں موجود ہیں اس کے بعد اردو ادب میں اداریہ نویسی کے یہ ابتدائی رجحانات مختلف ادوار میں ارتقائی مدارج طے کرتے رہے۔" (۴)

اردو اداریہ نویسی کا سہرا سرسید کے سر ہے۔ انھوں نے جو اداریے لکھے وہ انتہائی مدلل اور جامع تھے جن میں ڈپٹی نذیر احمد کی طرح ناصحانہ پہلو بھی نمایاں تھا۔ سرسید کی ادارتی خدمات کے حوالے سے ڈاکٹر مسکین علی حجازی لکھتے ہیں:

> "سرسید احمد خان نے اردو صحافت میں پہلی بار الگ اور نمایاں مقام پر اداریوں کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا...... سرسید احمد خاں کے اداریے مدلل اور منطقی ہوتے تھے۔ ان کا مقصد اصلاح اور ہر حال میں اصلاح ہوتا تھا۔ چنانچہ وہ مسئلے کی نوعیت اور کیفیت بیان کرنے کے بعد اس کا حل تجویز کرتے تھے۔ پھر اپنی رائے کے حق میں دلائل دیتے تھے۔" (۵)

اداریہ نویسی کی ابتداء کے بعد مختلف جرائد و رسائل نے اس صنف میں حصہ ڈالا لیکن اس حوالے سے اردو اکیڈمی بہاولپور منفرد اہمیت کی حامل ہے۔ اردو اکیڈمی کے مدیران نے ۱۹۶۱ء سے ۲۰۰۳ء تک غیر موضوعاتی اداریے تحریر کیے جنھیں تعارفیے بھی کہا جا سکتا ہے۔ پھر ۲۰۰۴ء سے ڈاکٹر شاہد حسن رضوی نے بحیثیت مدیر موضوعاتی اداریوں کی طرح ڈالی جو آج تک جاری و ساری ہے۔ ۲۰۰۳ء سے قبل کے اداریے غیر موضوعاتی ضرور تھے لیکن صرف عام شماروں کی حد تک کیوں کہ جب بھی کوئی خاص نمبر شائع ہوتا تھا تو اس کے عنوان کے تحت مدیر اداریہ لکھتا تھا۔ اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ خاص نمبروں کے اداریے بھی خاص موضوعاتی اداریے ہیں۔ اردو اکیڈمی کی اداریہ نویسی کی خدمات کے حوالے سے ڈاکٹر مظہر حسین رقمطراز ہیں:

> "سہ ماہی الزبیر کے اداریوں کا اجمالی جائزہ قارئین کے لیے جہاں فکر و عمل اور امکانات کے کئی نئے در وا کرتا ہے وہاں یہ صاحبِ اداریہ، اداریہ اور ادارتی پالیسی کی تکوین میں ہم آہنگی کا تسلسل بھی ظاہر کرتا ہے۔ اداریہ کے مطالعہ میں قاری کو مدیر

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-12
ماخذ تحقیقی مجلہ

محترم پس منظر میں دکھائی دیتے ہیں جو دعویٰ کی بجائے تجویز و تشویر کے قائل ہیں اور جو بھی تجاویز اور مشورے پیش کیے جاتے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ فکر انگیز اور قابل عمل ہوتے ہیں بلکہ یہ ادارتی پالیسی کے عکاس وترجمان بھی ہوتے ہیں۔" (۶)

اردو اکیڈمی بہاول پور نے سہ ماہی "الزبیر" کا پہلا خاص نمبر "غیر ملکی افسانہ نمبر" کے عنوان سے ۱۹۶۱ء میں شائع کیا اور ۱۹۶۲ء میں دوسرا خاص نمبر "سفر نامہ نمبر" کے عنوان سے منظرِ عام پر آیا۔ اس خاص نمبر کی تاریخی اور ادبی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ اردو ادب کی تاریخ میں شائع ہونے والے خاص شماروں میں اپنی نوعیت کا پہلا شمارہ تھا۔ اس کے بعد ۱۹۹۸ء میں "سفر نامہ نمبر" کے عنوان سے ہی "الزبیر" نے دوسرا خاص نمبر شائع کیا۔ اس خاص نمبر کے اداریے میں مدیر نے ۱۹۶۲ء کے "سفر نامہ نمبر" کی تاریخی و ادبی حیثیت اور اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھا:

"اردو ادب کی تاریخ میں سہ ماہی "الزبیر" کو سب سے پہلا "سفر نامہ نمبر" شائع کرنے کا شرف حاصل ہے۔ یہ ۱۹۶۲ء کی بات ہے۔ یہ وہ دور تھا جب فنی طور پر اس تخلیقی تجربے کے خدوخال صحیح طور پر متعین نہیں ہوئے تھے۔ اگرچہ اردو ادب میں سو برس سے بھی قبل سفر نامے کی ابتداء ہو گئی تھی لیکن ایسے سفر ناموں کا معیار فنی طور پر محل نظر تھا۔" (۷)

اس خاص نمبر کو بڑی تاریخی اہمیت حاصل ہے کیوں کہ اس میں اردو ادب کے اوائل سے لے کر دورِ جدید تک کے سفر ناموں کا انتخاب شائع کیا گیا۔ یہ انتخاب صرف تحریروں کا نہیں بلکہ تاریخ اور ادب کا بھی تھا۔ اس شمارے میں جو سفر نامے شامل کیے گئے ان کی تدوین و اشاعت تو اپنی جگہ لیکن ان کی تلاش ایک نہایت مشکل اَمر تھا۔ اس شمارے میں ہر سفر نامہ ایک سے بڑھ کر ایک ہے اور اپنی ایک تاریخی اور ادبی حیثیت رکھتا ہے۔ اس شمارے کو کُل چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان تمام حصوں کی ادبی حیثیت اپنی اپنی جگہ مسلم ہے۔ شمارے میں جن عنوانات کے تحت سفر نامے پیش کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ قدیم سفر نامے

۲۔ چند نادر سفر نامے

۳۔ حج نامے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-12

ماخذ تحقیقی مجلہ

۴۔ سفر نامے (بطرزِ خطوط)

۵۔ سفر نامے (افسانوی رنگ میں)

۶۔ رپورتاژ

یہ خاص شمارہ جتنا جامع تیار کیا گیا اتنا ہی اس کا اداریہ بھی جامع ہے اور سفر نامہ کی تاریخ چوتھی صدی ہجری سے دورِ حاضر تک بیان کرتا ہے یعنی یہ اداریہ تاریخی و ادبی لحاظ سے سفر نامے کی تقریباً ہزار سالہ سیاحتی تاریخ اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ اس آرٹیکل / مضمون کا مرکز و محور بھی یہی اداریہ ہے جس میں مدیر نے سفر نامے کی تعریف سے لے کر آغاز و ارتقاء، اس کے رجحانات، موضوعات اور اثرات کے حوالے سے سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ ابتداء میں وہ تعریف لکھتے ہوئے کہتے ہیں:

> "سفر نامہ ادبیات کی ایک نہایت مفید اور دلچسپ صنف ہے جسے دنیا کی تمام زبانوں میں بڑی اہمیت حاصل رہی ہے۔ اس سے نہ صرف دنیا کے تاریخی و جغرافیائی حالات، مذہبی و ثقافتی کوائف اور معاشرتی و تمدنی خصائص کا پتہ چلتا ہے بلکہ قوموں کے جذبۂ ترقی پسندی کو بھڑکانے اور ان کے ذوقِ اصلاح پذیری کو تیز کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔" (۸)

تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو بہت ساری چیزیں ایسی نظر آتی ہیں کہ جن کا آغاز مسلمانوں سے ہوا یا پھر ایجاد مسلمانوں کے ہاتھوں ہوئیں لیکن چونکہ مسلمان کبھی شہرت پسند نہیں رہے اس لیے وقت کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں نے اس کا کریڈٹ لینے کی کوشش کی۔ اردو کی صنف "سفر نامہ" کا حال بھی کچھ اسی طرح ہوا۔ سیر و سیاحت اور سفر ناموں کے حوالے سے لوگ واسکوڈی گاما اور کولمبس کو تو خوب جانتے ہیں لیکن ابوالقاسم ابن جوقل اور ابوالنبا بشاری مقدسی اور ابوالاسحاق اصطخری کو کوئی نہیں جانتا جنھوں نے اس صنف کی داغ بیل ڈالی اور سفر نامہ نگاری میں اوّلیت کا درجہ رکھتے ہیں۔

اس اداریے میں اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ سفر اور سیر و سیاحت کا آغاز مسلمانوں سے ہوا نیز یہ بھی بتایا ہے کہ انھوں نے صرف وقت کے زیاں کے لیے سیر و تفریح نہیں کی بلکہ تبلیغ دین کے لیے دور دراز کے اسفار کیے۔ اس دور میں سفر محض تفریح کا ذریعہ نہیں تھا بلکہ ایک مشکل اور وقت طلب کام تھا لیکن مسلمانوں نے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-12
ماخذ تحقیقی مجلّہ

سفر کی تمام صعوبتیں سہہ کر بھی اپنا مقصد جاری رکھا۔ اس لیے مدیر نے اس اداریے میں اس صنفِ ادب کا سہرا مسلمانوں کے سر کیا ہے۔ وہ رقم طراز ہیں:

> ”مسلمانوں نے اس صنف کی افادیت کو بہت پہلے محسوس کر لیا تھا۔ اس لیے انھیں اس بات میں دوسری اقوام پر تقدم حاصل رہا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مسلمان سیر و سیاحت کو مذہبی فریضہ سمجھتے تھے اور تبلیغِ دین کے لیے دنیا کے ایک سِرے سے دوسرے سِرے تک سفر کرنے سے نہیں ہچکچاتے تھے۔“ [۹]

یہ جاننے کے بعد کہ سفر ناموں کا آغاز مسلمانوں سے ہوا۔ یہ بات بھی جاننا ضروری ہے کہ انھوں نے اس دور میں اپنا گھر بار، ماں باپ، بیوی بچے سب چھوڑ کر کیوں ایک شہر سے دوسرے شہر یا ایک ملک سے دوسرے ملک کے اسفار کیے۔ اس کی وجہ مدیر یہ بیان کرتے ہیں ہیں کہ انھوں نے اپنی مرضی سے ایسا نہیں کیا بلکہ یہ قرآنی اَمر تھا جسے انھوں نے عملی جامہ پہنایا۔ مدیر اپنی بات کی دلالت کرتے ہوئے قرآن مجید فرقان حمید کا حوالہ دیتے ہیں جس سے اس اداریے کی ادبی اہمیت کے ساتھ ساتھ دینی اہمیت بھی مسلم ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

> ”محدثین کی یہ رائے ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مکہ سے یثرب کو جو ہجرت کی تھی وہ بھی قرآنی حکم ”سیر و فی الارض“ [۱۰] کی ہی تعمیل تھی، ہجرتِ نبوی ﷺ کے بعد مسلمانوں میں سیاحت کا شوق عام ہو گیا۔ دوسری صدی ہجری میں چینی مسلمانوں نے اس طرف توجہ کی اور متعدد چینی سیاح اقصائے عالم کی سیر کو نکل کھڑے ہوئے۔ عربوں میں ابوالقاسم ابن جوقل اور ابوالنبأ بشاری مقدسی متقدمین کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جنھوں نے ۳۳۱ھ اور ۳۷۵ھ میں سفر کیا۔ ممالک عجم میں ابواسحاق اصطخری اوّلین سیاحوں میں سے ہیں جن کے سفر کا زمانہ ۳۴۰ھ ہے۔“ [۱۱]

اس کے بعد انھوں نے بعد کے زمانوں کے مشہور سیاحوں پر نظر ڈالی ہے جن میں ابو ریحان بن احمد البیرونی سے لے کر ابنِ بطوطہ تک کے دور کی نشاندہی کی ہے۔ یہ تاریخ ۴۸۰ھ سے لے کر ۷۴۳ھ پر مشتمل ہے۔ اس اداریے میں یہ بات بھی آشکار ہوتی ہے کہ ابنِ بطوطہ ۲۹ سال تک دنیا کا سفر کرتا رہا اور بے شمار ملکوں کی خاک چھانی اور نہ صرف یہ بلکہ اپنے سیاحت نامے بھی مرتب کیے اور وہ لوگوں میں بے حد مقبول ہوئے اور تقریباً دنیا کی ہر زبان میں اس کے تراجم ہو چکے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہی سیاحت نامے اس وقت کی عالمی معلومات فراہم کرتے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-12
ماخذ تحقیقی مجلہ

ہیں نیز یورپ کے سیاحوں کے لیے بہت کارآمد اور مفید ثابت ہوئے خاص طور پر ان سفر ناموں کے ذریعے یونانیوں کی جغرافیائی غلطیوں کی اصلاح بھی عمل میں آئی۔ وہ لکھتے ہیں:

> ”زمانہ مابعد کے سیاحوں میں ابو ریحان بن احمد البیرونی، حکیم ناصر، خسرو، رحلتہ بن خبیر اور ابنِ بطوطہ کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ جنھوں نے بالترتیب ۴۰۰ھ، ۴۳۷ھ، ۵۷۸ھ اور ۷۴۳ھ میں سیر و سیاحت کے لیے رختِ سفر باندھا اور راہ کی دشواریوں اور سفر کی صعوبتوں کے باوجود مدتوں سفر میں رہے۔ آخر الذکر سیاح ابنِ بطوطہ کو ہی لے لیجیے جنھوں نے پورے انتیس برس دنیا کی خاک چھانی اور صحیح معنی میں سیاحت کا لطف اٹھایا۔ ان سیاحوں نے اپنے اختتام سفر کے بعد اپنے سیاحت نامے بھی مرتب کیے تھے جن کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا کی تقریباً ہر زبان میں ان کے ترجمے ہو چکے ہیں۔ یہ سیاحت نامے جو جغرافیہ، تاریخ، مذہب اور سیاست و تمدن کے متعلق عالمی معلومات کا بہترین ذخیرہ ہیں۔ سیاحانِ یورپ کے لیے بھی چراغِ راہ بنے اور انھوں نے ان سے بیش از بیش فائدہ اٹھایا۔ بالخصوص یونانیوں کی جغرافیائی غلطیوں کی اصلاح انھی سفر ناموں کے طفیل ہوئی۔“(۱۲)

مسلمانوں میں سیر و سیاحت اور سفر نامے لکھنے کا ذوق و شوق جو اوائل صدیوں میں پیدا ہوا تھا وہ آہستہ آہستہ مفقود ہوتا چلا گیا۔ دسویں اور گیارہوں صدی ہجری میں بعض سفر ناموں کا پتا چلتا ہے لیکن ان کے سفر نامے لوگوں کی داد سے محروم رہے۔ ہندوستان میں سفر نامے لکھنے کا آغاز بھی بہت بعد میں ہوا۔ جہانگیر اور شاہجہاں کے عہد میں زیادہ تر بیرونی ممالک کے سیاح نے ہندوستان کا دورہ کیا۔ ان بادشاہوں میں JESUIT فرقے کے پادری اور دوسرے مذہبی لوگوں نے بھی ہندوستان کا رخ کیا اور اپنے سفر نامے قلمبند کیے لیکن ان سفر ناموں میں تعصب کی بُو محسوس ہوتی ہے۔ ان کے اس رویے کو ہندوستانی عوام نے قبول نہیں کیا اور نہ ہی سراہا۔ اس کے برعکس جب بابر اور جہانگیر نے اپنی خود نوشت لکھی تو وہ نہ صرف لوگوں کے لیے دلچسپی کا باعث بنی بلکہ حقیقت سے قریب تر بھی رہی بالخصوص تزک جہانگیری کی اہمیت معلومات کے اعتبار سے مسلم ہے۔

سفر نامے کی صنف کا آغاز ہی مسلمانوں سے ہوا اور کئی صدیوں تک انھوں نے اس پر راج کیا پھر وہ اس سے ایسے دور ہوئے کہ صدیاں بیت گئیں۔ ایک طویل عرصہ بعد بارہویں اور تیرہویں صدی ہجری میں پھر سے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-12

ماخذ تحقیقی مجلہ

مسلمان سفر نامہ نگاری کی طرف مائل ہوئے اور شاہکار سفر نامے تخلیق کیے۔ اردو سفر نامے کی باقاعدہ تاریخ انھی سفر ناموں کی مدد سے اخذ کی جاتی ہے۔ اس حوالے سے مدیر اپنے اداریے میں رقم طراز ہیں:

> "یوسف کمبل پوش کا عجائباتِ فرنگ، سر سید کا مسافرانِ لندن، شبلی نعمانی کا سفر نامہ روم و مصر و شام، خواجہ حسن نظامی کا سفر حجاز و مصر و شام۔ مولانا عبد الماجد دریابادی کا سفر حجاز، مولانا محمد علی جوہر کا سفر لندن، قاضی عبد الغفار کا نقش فرنگ اور سید سلیمان ندوی کا سیر افغانستان معلوماتِ عامہ کے علاوہ علمی و ادبی اعتبار سے بھی بہت وقیع ہیں اور انھی سفر ناموں سے اردو سفر نامے کی تاریخ مرتب ہوتی ہے۔"(۱۳)

سفر نامہ معلوماتی ادب کی ایک قسم ہے اور یہ صنف دورِ حاضر میں بھی ترقی پذیر ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اپنے رنگ و روپ میں نکھار پیدا کر رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مدیر نے اپنے جائزے میں دورِ حاضر کے اعتبار سے اس صنف کو پرکھا ہے۔ مدیر کے مطابق جدید دور کے نثر نگار جو سفر نامے کاغذ پر منتقل کر رہے ہیں وہ نہایت جاذبیت کے حامل ہیں اور ساتھ ہی ساتھ وہ سفر نامہ کی ترقی یافتہ شکل "رپورتاژ" کے حوالے سے بھی ادیبوں کے فن کی تعریف کرتے ہیں اور موجودہ دور کا جائزہ لیتے ہوئے اسے اردو سفر نامہ کی ترقی کا دور گردانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

> "موجودہ دور کو اردو سفر نامہ کی ترقی کا دور کہنا چاہیے۔ اس دور میں اس صنفِ ادب کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دی گئی ہے اور ہمارے ادیبوں نے اپنی جدتِ طبع سے اس میں ایسی جاذبیت پیدا کر دی ہے کہ اب عازمینِ سفر ہی نہیں ادبی اقدار کے جویا بھی ان سے محظوظ، مستفیض ہوتے ہیں۔ رپورتاژ اسی صنفِ ادب کی ترقی یافتہ شکل ہے جس میں ہمارے ادیبوں نے اپنے قلم کے خوب خوب جوہر دکھائے ہیں۔ بعض سفر ناموں میں افسانوی رنگ پیدا کر کے اس صنف کو اور بھی پُر کشش بنا دیا گیا ہے۔"(۱۴)

اداریے کے آخر میں مدیر نے چند اہم نکات پر توجہ دلائی ہے جن میں سب سے اہم یہ ہے کہ ہمارے کتب خانوں میں مواد کا فقدان ہے جسے دور ہونا چاہیے۔ انھوں نے کتب خانوں کے حوالے سے دکھ کا اظہار کیا کہ کسی بھی کتب خانے میں کسی خاص موضوع پر سیر حاصل مواد نظر نہیں آتا نیز نجی کتب خانوں میں بھی زیادہ تر ان کی ذاتی پسند کی کتابیں ہی موجود ہوتی ہیں۔ مدیر کو اس خاص نمبر کے لیے سفر ناموں کی تدوین کے سلسلے میں مختلف کتب

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-12

ماخذ تحقیقی مجلہ

خانوں میں دورے کرنے پڑے اور وہاں کی حالتِ زار دیکھ کر نہایت افسوس ہوا۔ مدیر نے اپنی اور ساتھیوں کی ان کاوشوں کا بھی ذکر کیا ہے جو انھوں نے سفر ناموں کی تدوین کے سلسلے میں کیں۔ آخر میں مدیر نے ان تمام دوستوں اور معاونین کا شکریہ ادا کیا ہے جنھوں نے بہت سے قدیم اور نادر سفر ناموں کی فراہمی میں ان کے ساتھ تعاون کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس خاص شمارے کی تدوین ایک فرد کے بس کی بات نہیں تھی، ادب دوست لوگوں کا ساتھ بھی ضروری تھا لیکن سید مسعود حسن شہاب دہلوی نے جس طرح اس خاص شمارے کے اداریے کو تحریر کرتے ہوئے سفر نامے کی ہزار سالہ تاریخ کے دریا کو کوزے میں بند کیا ہے بلاشبہ یہ انھی کا خاصہ تھا۔ پڑھتے ہوئے قاری کو یقین نہیں آتا کہ تنِ تنہا ایک شخص نے اتنا بڑا کام کیسے سر انجام دے دیا۔

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر مسکین علی حجازی، اِداریہ نویسی (لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء)، ص ۹۱۔
۲۔ ڈاکٹر مظہر حسین، اظہاریہ (بہاول پور، شہاب دہلوی اکیڈمی، ۲۰۲۰ء)، فلیپ۔
۳۔ ڈاکٹر مظہر حسین، اظہاریہ (بہاول پور، شہاب دہلوی اکیڈمی، ۲۰۲۰ء)، فلیپ۔
۴۔ تسنیم کوثر قریشی، اردو میں ادبی اداریہ نویسی کی روایت "نگار" کے تناظر میں، مشمولہ ندارد۔
۵۔ ڈاکٹر مسکین علی حجازی، اِداریہ نویسی (لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء)، ص ۶۰۳۔
۶۔ ڈاکٹر مظہر حسین، اظہاریہ (بہاول پور، شہاب دہلوی اکیڈمی، ۲۰۲۰ء)، ص ۱۱۔
۷۔ ڈاکٹر شاہد حسن رضوی، سہ ماہی "الزبیر" حرفِ آغاز (اِداریہ) سفر نامہ نمبر (بہاول پور، اردو اکیڈمی، ۱۹۹۸ء)، ص ۷۔
۸۔ سید مسعود حسن شہاب دہلوی، سہ ماہی "الزبیر" حرفِ آغاز (اِداریہ) سفر نامہ نمبر (بہاول پور، اردو اکیڈمی، ۱۹۶۲ء)، ص ۵۔
۹۔ سید مسعود حسن شہاب دہلوی، سہ ماہی "الزبیر" حرفِ آغاز (اِداریہ) سفر نامہ نمبر (بہاول پور، اردو اکیڈمی، ۱۹۶۲ء)، ص ۵۔
۱۰۔ myislam.org/surah-ankabut/ayat-20/
۱۱۔ سید مسعود حسن شہاب دہلوی، سہ ماہی "الزبیر" حرفِ آغاز (اِداریہ) سفر نامہ نمبر (بہاول پور، اردو اکیڈمی، ۱۹۶۲ء)، ص ۵۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-12

۱۲۔ سید مسعود حسن شہاب دہلوی، سہ ماہی "الزبیر" حرفِ آغاز (اِداریہ) سفر نامہ نمبر (بہاول پور، اردو اکیڈمی، ۱۹۶۲ء)، ص ۶۔

۱۳۔ سید مسعود حسن شہاب دہلوی، سہ ماہی "الزبیر" حرفِ آغاز (اِداریہ) سفر نامہ نمبر (بہاول پور، اردو اکیڈمی، ۱۹۶۲ء)، ص ۷۔

۱۴۔ سید مسعود حسن شہاب دہلوی، سہ ماہی "الزبیر" حرفِ آغاز (اِداریہ) سفر نامہ نمبر (بہاول پور، اردو اکیڈمی، ۱۹۶۲ء)، ص ۷۔